

## 2983 - کیا حاملہ عورت حج کر سکتی ہے

### سوال

کیا حاملہ عورت حج اور عمرہ کے مناسک ادا کر سکتی ہے ؟  
اور کیا اس پر مدت حمل اثر انداز ہوتی ہے ( مثلاً حمل کے آٹھویں ماہ سے موازنہ کرتے ہوئے وہ چوتھے ماہ میں ہو )  
کیونکہ ازدحام اور رش کی وجہ سے عورت کا حمل ہی ساقط ہو جائے یا پھر وہ بیمار ہو جائے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

- 1 - حمل کی حالت میں عورت کا حج پر جانے میں کوئی مانع نہیں ، اور حاملہ عورت پاک صاف اور طہا پر ہے اس پر نماز کی ادائیگی اور روزہ رکھنا لازمی ہے اور اسے دی گئی طلاق سنت طریقہ پردی گئی طلاق شمار ہوگی ۔
  - 2 - بلکہ سنت میں تو یہ بھی ثابت ہے کہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لیے گئیں تو وہ حمل کے آخری ایام میں تھیں بلکہ انہوں نے تومیقات پر ہی بچہ جنم دیا تھا ۔
- عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ - ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی - اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شجرہ نامی جگہ پر محمد بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنم دیا ، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اسے کہو کہ وہ غسل کر کے احرام باندھ لے ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ( 1209 ) -

حدیث میں استعمال شدہ لفظ ( نفست ) کا معنی بچہ جنم دیا ہے ۔

اور شجرہ کا معنی ذی الحلیفہ جواہل مدینہ کا میقات ہے ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے فوائد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

اور اس میں یہ بھی بیان ہے کہ : حائضہ اور نفاس والی عورت کا احرام بھی صحیح ہے اور احرام کے لیے ان دونوں

# اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:  
شیخ محمد صالح المنجد

کے لیے غسل کرنا مستحب ہے ، اور اس پر سب اس پر متفق ہیں کہ وہ غسل کریں گے ۔

لیکن ہمارا اور امام مالک اور ابوحنفیہ اور جمہور علماء کرام کا مسلک ہے کہ یہ مستحب ہے ، اور حسن اور اہل ظاہر کہتے ہیں کہ یہ واجب ہے ۔

حائضہ اور نفاس والی عورت کے مکمل اعمال حج صحیح ہیں لیکن وہ طواف نہیں کریں گی اور نہ ہی وہ طواف کی رکعات ادا کریں گی کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

( تم بھی وہی وہی اعمال کرو جو سب حاجی کرتے ہیں صرف طواف نہ کرو ) دیکھیں : صحیح مسلم ( 8 / 133 ) ۔

اور اگر عورت نے فریضہ حج ادا نہ کیا ہو تو پھر اس کے لیے حج کے ترک کرنے کے لیے حمل کوئی عذر شمار نہیں ہوگا ، کیونکہ اس کے لیے حج کرنا ممکن ہے اور وہ رش اور ازدھام اور دھکم پیل والی جگہ سے اجتناب کرتے ہوئے حج ادا کرسکتی ہے ، اور اگر وہ خود کنکریاں نہیں مار سکتی تو کسی کو اپنی طرف سے کنکریاں مارنے کے لیے وکیل مقرر کرسکتی ہے ، اور اسی طرح اگر وہ پیدل چل کر طواف اور سعی نہیں کرسکتی تو ویل چئر ( ریڑھی ) پر کرسکتی ہے اور اسی طرح ۔

اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو حج کرتے ہیں اور وہ راستوں اور رہائش اور حج کے اعمال کرنے کے اعتبار سے بہت ہی زیادہ آرام و راحت میں ہوتے ہیں ۔

3 - جی ہاں اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور کسی تجربہ کار اور سپیشلسٹ ڈاکٹر نے یہ بتایا کہ اس عورت کی کمزوری یا بیماری یا کسی اور سبب کی وجہ سے اس کے حج پر جانے کی بنا پر اسے اپنی جان یا پھر بچے کی جان کو خطرہ ہے ، تو اس عورت کو اس برس حج پر جانے سے منع کردیا جائے گا اور اسے حج سے روکنے کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مندرجہ ذیل فرمان ہے :

( نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو ) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ( 2340 ) یہ حدیث حسن ہے آپ اس کی تخریج ابن رجب کی کتاب جامع العلوم والحکم ( 1 / 302 ) دیکھیں ۔

4 - اور بعض ڈاکٹر اور طبیب حمل کے ابتدائی اور آخری ایام میں فرق کرتے ہیں کہ حمل کے ابتدائی ایام میں بچے اور ماں کو خطرہ ہوتا ہے ، اور آخری ایام میں تو بغیر کسی خوف دلانے والے کے ہی خوف ہوتا ہے ۔

واللہ اعلم .